روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
جلد ۷۴-۳۹ | منگل ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ، ۲ ہجرت ۱۳۶۸ ہش، ۲ مئی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۰۰

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آمدہ اطلاع کیمطابق پیارے آقا کی صحت خدا کے فضل وکرم سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام کی ہر لحظہ تائید ونصرت فرمائے اور ہر مرحلے پر معجزانہ کامیابیاں عطا کرے اور حضور کو جلد کامیاب وکامران مرکز سلسلہ میں لائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے مگر وہ دیکھتا ہے کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوتا ہے اسکا ہیتر کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ.......... اس توقف میں یہ مصلحتِ الٰہی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقدِ ہمت میں پختہ ہو جاوے اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر انسان اعلیٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسی قدر اس کو زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے پس استقلال اور ہمت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کر سکتا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ پہلے مشکلات میں ڈالا جاوے۔"

"دنیا میں کوئی کامیابی اور راحت ایسی نہیں ہے جس کے ابتدا اوّل میں کوئی رنج اور مشکل نہ ہو۔ ہمت کو نہ ہارنے والے مستقل مزاج فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور کچھ اور ناواقف راستہ میں ہی تھک کر رہ جاتے ہیں۔"

"پس جب خدا پر سچا ایمان ہو کہ وہ میری دعاؤں کو سننے والا ہے تو یہ ایمان مشکلات میں بھی ایک لذیذ ایمان ہو جاتا ہے اور غم میں ایک اعلیٰ یاقوتی کا کام دیتا ہے۔ ہموم وغموم کے وقت اگر انسان کو کوئی پناہ نہ ہو تو دل کمزور ہو جاتا ہے اور آخر وہ مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتا اور خودکشی کرنے پر آمادہ ہوتا بلکہ بہت سے ایسے بدقسمت یورپ کے ملکوں میں خصوصاً پائے جاتے ہیں جو ذرا سی نامرادی پر گولی کھا کر مر جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا خودکشی کرنا خود ان کے مذہب کی موت اور کمزوری کی دلیل ہے۔ اگر اس میں کوئی قوت اور طاقت ہوتی تو اپنے ماننے والوں کو ایسی یاس اور نامرادی کی حالت میں نہ چھوڑتا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ پر اسے ایمان ہے اور اس قادر کریم ہستی پر یقین رکھتا ہے کہ وہ دعائیں سنتا ہے تو اس کے دل میں ایک طاقت آتی ہے۔

یہ دعائیں حقیقت میں بہت قابل قدر ہوتی ہیں اور دعاؤں والا آخر کار کامیاب ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ نادانی اور سوءِ ادب ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے ارادہ کے ساتھ لڑنا چاہیے۔ مثلاً یہ دعا کرے کہ رات کے پہلے حصہ میں سورج نکل آوے اس قسم کی دعائیں گستاخی میں داخل ہوتی ہیں۔ وہ شخص نقصان اٹھاتا ہے اور ناکام رہتا ہے جو گھبرانے والا اور قبل از وقت چاہنے والا ہو۔ مثلاً اگر بیاہ کے دس دن بعد مرد وعورت یہ خواہش کریں کہ اب بچہ پیدا ہو جاوے تو یہ کیسی حماقت ہوگی — اسی طرح جو سبزہ کو نمو نہیں دیتا وہ دانہ پڑنے کی نوبت ہی آنے نہیں دیتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۲-۲۰۴)

"شفیع کا لفظ شفع سے نکلا ہے۔ جس کے معنے جفت کے ہیں اس لئے شفیع وہ ہو سکتا ہے جو دو مقامات کا مظہر اتم ہو۔ یعنی مظہر کامل لاہوت اور ناسوت کا ہو۔ لاہوتی مقام کا مظہرِ کامل ہونے سے یہ مُراد ہے کہ اس کا خدا کی طرف صعود ہو۔ وہ خدا سے حاصل کرے اور ناسوتی مقام کے مظہر کا یہ مفہوم ہے کہ مخلوق کی طرف اس کا نزول ہو۔ جو خدا سے حاصل کرے وہ مخلوق کو پہنچا دے اور مظہر کامل ان مقامات کا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۲۳۰)

بچپن سے ہی برکات کا حصول

اطفال بھائیو! کیا آپ نے اپنا چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں کیا تو عید پر ملنے والی عیدی میں سے چندہ وقف جدید ادا کریں۔ وہ چھوٹے بچے جو ابھی اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل نہیں ہوئے وہ بھی اپنا چندہ وقف جدید ادا کریں۔ اور اپنے لئے برکات کے سامان جمع کریں جیسا کہ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ

"اگر سارے کے سارے اطفال وناصرات اس طرف توجہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ سارا بوجھ تقریباً ہمارے اطفال اور ناصرات اٹھا سکتے ہیں یا مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ جماعت کے وہ بچے جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی ایک منٹ کی عمر سے لیکر پندرہ سال کی عمر تک کے جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف سے یا وہ خود اگر شعور رکھتے ہیں وقف جدید کیلئے کم از کم چھ روپے سالانہ دیں۔ (اب یہ شرح کم از کم بارہ روپے سالانہ ہے۔ ناقل) جو کوئی ایسی بڑی رقم نہیں تو اللہ تعالیٰ انکے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دے گا۔"

الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۶۷ء

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قرآن شریف میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انسان کو دھوکا دے۔ حضرت بانی سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: قاضی منیر احمد: مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ - قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲ ہجرت ۱۳۶۸ ہش ۲ رمئی ۱۹۸۹ء

ننکانہ صاحب کی بار ایسوسی ایشن

اگر ہم اچھا کام کرنے والوں کی داد نہ دیں تو صرف یہی بات بڑا کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کا باعث بن سکتی ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم نے تو بڑا کام کرنے والوں سے کچھ بھی نہیں کہا۔ لیکن اس کا نام تو خاموش داد ہے جسے اور کوئی سُنے نہ سُنے جس کے لئے خاموشی اختیار کی جاتی ہے وہ ضرور سُن لیتا ہے پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اگر ہم بُرے کی مذمت نہ کرسکیں تو اچھے کی تعریف تو ضرور کریں اور اسے بتائیں کہ ہم نے اس کے کام کو سراہا ہے اور ہم ہر صورت میں اس کے ساتھ ہیں۔ اگرچہ بُرے کی مذمت بھی ہم سب کا اخلاقی فرض ہے۔

اسی بات کے پیشِ نظر حضرت امام جماعت احمدیہ نے تلقین فرمائی تھی کہ جن ملکوں نے۔ ناشروں نے اور افراد نے بدنام زمانہ رشدی کی مذموم کتاب کو چھاپنے یا اس کی پذیرائی کرنے سے انکار کیا ہے انکو مبارکباد کے خطوط لکھے جائیں۔ حضور انور نے کتاب کی مذمت بھی کی اور اس کی پذیرائی نہ کرنے والوں کو مبارک باد بھی دی۔ یہ ایک نہایت قیمتی اصول ہے جسے ہم سب کو اپنی زندگیوں میں اپنانا چاہیئے۔

ننکانہ صاحب میں جو حالیہ واقعات ہوئے ہیں۔ لوٹ مار اور آگ لگانے کے۔ اگرچہ ان واقعات کو ہر زندہ ضمیر رکھنے والے نے حقارت کی نظر سے دیکھا ہے لیکن وہاں کی بار ایسوسی ایشن مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے کھل کر اس واقعہ کے متعلق اظہار مذمت کیا ہے۔ اور اس بات پر زور دیا ہے کہ اوّل تو لوگوں کو اسلامی روایات اپنانا چاہئیں لیکن اگر وہ ایسا نہ کرسکیں تو کم از کم وہ حقوق جو آئین فراہم کرتا ہے وہ تو دیئے جائیں۔ یہ حقوق دیئے جاتے ہیں ملک کے حاکم اعلیٰ کی طرف سے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر یہ حقوق نہ دیئے جاتے ہوں تو حاکم اعلیٰ کا ضمیر جاگ اٹھنا چاہیئے کہ ایسا کیوں نہیں ہو رہا۔ ہم ننکانہ صاحب کی بار ایسوسی ایشن کو قرار داد مذمت کے لئے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ملک کے حکمران اعلیٰ کی توجہ اس طرف مبذول کرواتے ہیں کہ وہ اپنے لئے یہ ہتک آمیز رویہ کب تک برداشت کرتے رہیں گے۔ یہ بیداری اور زندہ ضمیر کا ثبوت دینے کا وقت ہے۔

جو بے سہاروں کا ہے سہارا اسی کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دو
ہر ایک پیارے سے جو ہے پیارا اسی کے ہاتھوں میں ہاتھ دیدو
اِدھر اُدھر جھانکنے سے مطلب تلاش کسکی ہے اور کہاں تک
جو چُھپ کے ہوتا ہے آشکارا اسی کے ہاتھوں میں ہاتھ دیدو

ابوالاقبال

آگ لگانے والو تم نے آگ لگا کے دیکھ لیا
کیسے کیسے چپ شیروں پر ہاتھ اٹھا کے دیکھ لیا

یہ کیوں سوچ نہ آئی تمکو آگیں تو کچھ اور بھی ہیں
اک چھوٹی سی آگ میں تم نے ہاتھ جلا کے دیکھ لیا

اینٹ اور گارا، پٹ اور بالے، یہ تو کوئی چیز نہیں
انکو ڈھا کے تم نے اپنے آپ کو ڈھا کے دیکھ لیا

چاروں اور سے آتی ہیں آوازیں حیف و تُف کی تمہیں
تم نے شرافت کے پیکر سے سر ٹکرا کے دیکھ لیا

میرے عزم اور صبر کو اور بھی فولادی کر دیتے ہو
ظلم و ستم کی ہر بھٹّی میں مجھ کو گرا کے دیکھ لیا

میں اور میری پُشت پناہی لازم اور ملزوم ہوئے
مَیں نے اپنے خدا کے آگے سر کو جھکا کے دیکھ لیا

یہ طوفانِ باد و باراں یہ بے موسم ژالہ باری
کس نے ہمکو گھر کی چھت سے باہر لا کے دیکھ لیا

آنکھیں بند اور لب پر تالے جو ہوتا ہے ہونے دو
ہم نے اس بیرن دنیا میں شور مچا کے دیکھ لیا

میرے صرف تصور ہی سے اسکا دل مغموم ہوا
مَیں نے پردیسی کی یاد میں اشک بہا کے دیکھ لیا

اپنے آپ سے باتیں کر کے دل پرچاتا رہتا ہوں
اوروں کو نسیم آوازیں دے کر اور بلا کے دیکھ لیا

نسیم سیفی

گناہ ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ (حضرت بانی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق

ایک تحقیق

دربارہ تصویر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب

خاکسار ان دنوں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کی سوانح و سیرت پر کام کر رہا ہے۔ دورانِ تحقیق ایک مسئلہ یہ سامنے آیا ہے کہ کیا ان کی کوئی تصویر موجود ہے؟ اس سلسلہ میں خاکسار نے انڈیا آفس لائبریری لندن اور برٹش میوزیم سے رابطہ قائم کیا ہوا ہے۔ وہاں سے ڈیورنڈ کمشن کی دو گروپ تصاویر دستیاب ہیں۔ جن میں سے ایک تاریخ احمدیت میں شائع ہو چکی ہے۔ مؤرخِ احمدیت نے اس تصویر کے نیچے یہ نوٹ دیا ہے کہ غالباً اس تصویر میں ایک بزرگ جو کمبل اوڑھے ہوئے ہیں۔ یہ حضرت صاحبزادہ صاحب ہیں۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ مزید تحقیق جاری ہے۔ ان دو تصاویر میں کمبل پوش بزرگ ایک تصویر میں سردار شیر پندل خان کے ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں اور دوسری تصویر میں سردار شیر پندل خان کے قدموں میں بیٹھے نظر آرہے ہیں۔

خاکسار کے نزدیک یہ کمبل پوش بزرگ حضرت صاحبزادہ صاحب نہیں ہیں۔ بلکہ کوئی اور بزرگ ہیں۔ اس بات کی تائید میں کہ یہ حضرت صاحبزادہ کی تصویر نہیں۔ چند دلائل پیش کرتا ہوں۔

۱۔ دونوں تصاویر میں کمبل پوش بزرگ کی داڑھی نہایت گھنی لمبی اور براق سفید ہے اور قد چھوٹا ہے۔ یہ تصویر ۱۸۹۳ء میں اتاری گئی ہے ۱۹۰۲ء میں جب حضرت صاحبزادہ صاحب قادیان تشریف لائے اور مہمان خانہ میں مقیم ہوئے تو حضرت قاضی محمد یوسف صاحب بھی انہی دنوں قادیان تشریف لائے ہوئے تھے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ اُسی مہمان خانہ میں مقیم رہے اور اُن سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ حضرت قاضی صاحب نے جو ان کا حلیہ اپنی کتاب "شہداء الحق" میں درج فرمایا ہے وہ یوں ہے۔

"حضرت صاحبزادہ صاحب کا قد درمیانہ تھا بدن موٹا نہ تھا۔ ریش مبارک بہت گھنی نہ تھی اور ٹھوڑی پر کچھ کچھ سفید بال تھے۔ باقی اکثر سیاہ تھے

پھر اپنی ایک اور تصنیف "...... میں جو حلیہ درج کیا ہے وہ یہ ہے۔

"حضرت عبداللطیف میانہ قد و قامت کے درمیانہ وجود کے تھے.... ڈاڑھی کے اکثر بال سیاہ تھے۔ ہاں چند بال ٹھوڑی پر سفید بھی تھے"۔

حضرت قاضی صاحب کی ملاقات حضرت صاحبزادہ صاحب سے جنوری ۱۹۰۲ء میں ہوئی تھی جبکہ ڈیورنڈ کمشن کے وقت اتاری گئی دونوں تصاویر ۱۸۹۳ء کی ہیں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ۱۸۹۳ء میں تو آپ کی داڑھی کلیتاً سفید ہو اور ۹ سال بعد قادیان میں داڑھی کا اکثر حصہ کلیتاً سیاہ ہو۔ اس جگہ یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ حضرت قاضی صاحب کے عینی مشاہدہ کے مطابق حضرت صاحبزادہ صاحب کی ریش مبارک گھنی نہ تھی جبکہ دونوں تصاویر میں کمبل پوش بزرگ کی داڑھی خوب گھنی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ ممکن ہے۔ قادیان ورود کے وقت صاحبزادہ صاحب نے خضاب کا استعمال شروع کیا ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو ٹھوڑی پر چند بال سفید نہ ہوتے۔ خضاب لگانے کی صورت میں داڑھی مکمل طور پر رنگدار ہو جاتی ہے۔ نیز پٹھان علماء میں داڑھی کو رنگنے کا رواج بہت کم ہے۔

۲۔ ان دو تصاویر میں سے ایک میں کمبل پوش بزرگ کو سردار شیر پندل خان کے قدموں میں بیٹھا ہوا دکھایا گیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی حیثیت بادشاہ کے استاد کی تھی۔ وہ سردار شیر پندل خان کے ساتھ ڈیورنڈ کمشن کے بالمقابل افغان وفد کے دوسرے نمائندہ تھے اور سیاسی اور دینی وجاہت رکھتے تھے۔ ان کے ہم مرتبہ شخص کے لئے سردار شیر پندل خان کے قدموں میں بیٹھنا ہرگز ممکن نہیں اور نہ سردار شیر پندل خان یہ جرأت کر سکتا تھا کہ ان کو اپنے قدموں میں بیٹھنے دے۔

۳۔ پٹھانوں میں آلِ رسولؐ یعنی سیدوں کا بہت عزت و احترام کیا جاتا ہے۔ کسی معمولی حیثیت کے سید کو بھی کوئی پٹھان سردار کبھی اپنے سے نیچے بٹھانا برداشت نہیں کرتا۔ حضرت عبداللطیف صاحب کی تو شان ہی اور تھی۔ میرا اپنا یہ مشاہدہ ہے کہ ہمارے گاؤں کے بعض سید جن کی اخلاقی اور علمی حالت بے حد کمزور تھی۔ جب بھی حجروں میں آتے تھے تو ان کے لئے چارپائی خالی کر دی جاتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نہ صرف استادِ شاہ تھے۔ بلکہ جامع مسجد کابل کے خطیب و امام بھی تھے بادشاہِ وقت کی دستار بندی کا شرف بھی آپ ہی کو حاصل تھا۔ بلکہ امیر حبیب اللہ خان کی بطور بادشاہ نامزدگی میں بھی آپ کا بڑا دخل تھا۔ ان کے بالمقابل سردار شیر پندل خان کی اس سے زیادہ کوئی دینی یا سیاسی حیثیت نہ تھی کہ وہ بادشاہ کے چچا تھے۔ اور بس۔ اس کے قدموں میں حضرت صاحبزادہ صاحب کا زمین پر بیٹھنا ہرگز ممکن نہیں۔

۴۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے زمانہ میں علماء عام طور پر شدت سے تصویر کشی کے خلاف تھے اور اسے بمنزلہ کفر سمجھتے تھے۔ خصوصاً پٹھانوں میں تو اس مسئلہ پر سخت مزاحمت پائی جاتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہمعصر علماء میں سے کسی کی بھی کوئی تصویر دیکھنے میں نہیں آئی۔

یہ تو ممکن ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو بتائے بغیر بے خیالی میں آپ کی کوئی تصویر اتاری گئی ہو۔ اور جو اللہ چاہے تو دستیاب بھی ہو جائے۔ لیکن اس بات کا امکان بے حد کم ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ارادتاً کوئی تصویر کھنچوائی ہو۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے ملاقات کے بعد تصویر کے معاملہ میں ان کے خیالات یقیناً بدل گئے ہوں گے لیکن ۱۸۹۳ء میں آپ نے حضور کا نام تو سُنا تھا۔ آپ کی صحبت کا شرف حاصل نہیں کیا تھا۔

خاکسار کے نانا حضرت مولوی محمد الیاس خان صاحب مشہور عالم تھے۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہم عصر تھے۔ ہم نے کئی دفعہ کوشش کی کہ ان کو تصویر کھنچوانے پر آمادہ کر سکیں لیکن وہ کبھی نہیں مانے ان کی ایک تصویر موجود ہے جو ان کے علم کے بغیر اتاری گئی تھی۔ اس بات سے بھی اس وقت کے علماء کی اس مسئلہ پر شدتِ مخالفت کا اندازہ ہوتا ہے۔

چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

(کشتی نوح)

ضروری اعلان

احباب جماعت کو پہلے بھی مطلع کیا جا چکا ہے کہ ماحولِ ربوہ میں سکنی پلاٹس اور زرعی اراضی خریدتے وقت پوری طرح احتیاط کریں۔ خصوصاً ربوہ کے اردگرد بننے والی کالونیوں میں جب تک پورا اطمینان نہ ہو جائے کہ قطعات ہر قسم کے خطرہ اور بعد میں پیدا ہونے والی الجھنوں سے پاک ہیں ہرگز نہ خریدیں اور اگر خریدیں تو پہلے فردِ ملکیت چیک کریں۔ فوری رجسٹری کروائیں اور پٹواری مال کے کاغذات میں باقاعدہ انتقال درج کروائیں اور تتمہ کٹوائیں (یعنی موقعہ پر پلاٹس یا رقبہ مختص کروائیں۔) اور موقعہ پر قبضہ حاصل کر کے اس پر کمرہ اور چاردیواری بنوالیں۔

جن لوگوں نے اس سے پہلے اردگرد کالونیوں میں پلاٹس خریدے ہوئے ہیں وہ اپنے پلاٹوں پر فوراً قبضہ کر لیں اور کم از کم چاردیواری بنالیں ورنہ بعد میں نقصان اٹھائیں گے۔

(ناظر امور عامہ)

لجنات توجہ فرمائیں

تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک منعقدہ ۱۹ مئی تا یکم جون میں شمولیت کرنیوالی طالبات کی لسٹ بمع ولدیت اور مکمل کوائف ۱۰ مئی تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرب انور محمود خان ایم ایس ۔ ایم بی اے ۔ لاس اینجلس امریکہ

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب

قسط ۲

دستِ عزرائیل میں مخفی ہیں سب رازِ حیات
موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شرابِ زندگی

صاحبِ کشف و رؤیا

یوپی میں ابھی دینی سرگرمیاں عروج پر تھیں کہ سیدنا حضرت فضل عمر نے آپ کا تبادلہ فوری ضرورت کے ماتحت حیدر آباد دکن میں کر دیا چنانچہ ابا جان حیدر آباد دکن تشریف لے آئے انہی ایام میں خدا تعالیٰ نے آپ کو رؤیا اور کشوف سے سرفراز فرمایا۔ آپ کو جماعتی ضرورت کے تحت حیدر آباد سے کچھ دنوں کے لئے دوبارہ لکھنؤ آنا پڑا یہاں آپ اس کام کی سرانجام دہی میں مصروف تھے کہ آپ نے نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد نیم غنودگی کی حالت میں ایک کشفی نظارہ دیکھا اور وہ یہ کہ ان کا چھوٹا بیٹا فوت ہو گیا ہے اور وہ اسکو قبرستان لئے جا رہے ہیں۔ اس کشف کے نتیجہ میں قدرتی فکر اور گھبراہٹ سی ہوئی اور حضرت ابا جان جلد حیدر آباد دکن واپس آ گئے اور آ کر تمام بچوں کا بابت دریافت کیا سب خدا کے فضل سے تندرست تھے۔ چند گھنٹوں کے بعد مکان کے ایک کمرے سے زور کی آواز آئی کوئی بڑا دھماکہ سا ہوا جب ابا جان اس شور کی طرف متوجہ ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ میرا چھوٹا بھائی ابوالفتح عبدالحفیظ ظفر چارپائی سے نیچے سیمنٹ کے فرش پر گر کر فوت ہو گیا۔ اسکی دماغی رگ پھٹ گئی اور پیشانی کے پاس کی کوئی ورید زخمی ہو گئی اور ایسے شدید زخم کی تاب نہ لا کر وہ دنیائے فانی سے چل بسا۔ بالکل یہی نظارہ حضرت ابا جان کو قبل از وقت کشفی طور پر دکھا دیا گیا تھا۔

۱۹۷۲ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار ابھی نیا نیا امریکہ آیا تھا اور پورٹ لینڈ آریگن میں مقیم تھا۔ خاکسار کو یہاں پہلی ملازمت ایک دوائیوں کی کمپنی میں بطور کیمسٹ ملی اور ۴۰۰ ڈالر ماہوار تنخواہ مقرر ہوئی۔ اس زمانہ میں حضرت ابا جان نے خاکسار کو ایک خط تحریر فرمایا جس میں یہ لکھا کہ ایک رات تمہارے لئے دعا کی بہت تحریک ہوئی اور میں نے دعا کی تو مجھے عالم کشف میں تمہاری ترقیات کے مدارج دکھائے گئے۔ چنانچہ مالی اعتبار سے وہ ۴۰۰ ڈالر سے شروع ہوئے اور ۲۹۰۰ ڈالر تک میں نے مشاہدہ کئے۔ آپ نے مجھے انتہائی شفقت سے بھرپور دعاؤں کا مرقع روانہ کیا۔ خاکسار کو یقین بھی نہ آیا۔ خاکسار نے یہ بشارت کا پیغام ڈاکٹر محمد طاہر صاحب کو بھی سنایا۔ اس وقت کے حالات کے مطابق یہ انتہائی بعید از قیاس معلوم ہوتا تھا اس وقت مجھے ۲½ ڈالر گھنٹہ اُجرت پر ایک کام بحیثیت کیمسٹ ملا تھا۔ اس زمانہ میں کم سے کم اُجرت ۲ ڈالر گھنٹہ ہوا کرتی تھی۔ لہٰذا ۲۹۰۰ ڈالر ماہوار کی ملازمت ایک خواب نظر آتا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو جو بشارات عطا فرماتا ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہیں۔ چنانچہ ۱۹۸۰ء میں یہ اعلیٰ منزل خاکسار کو حاصل ہوئی اور خاکسار نے حضرت ابا جان کو اسکی بابت اطلاع کی تو حضرت ابا جان نے نہایت پیار سے فرمایا کہ بیٹے چلو خدا کے حضور سجدۂ شکر بجا لائیں۔ ہر خوشی کی خبر پر حضرت ابا جان کا یہ معمول تھا کہ فوری طور پر جائے نماز بچھا کر سجدہ کرتے۔ نیز فرمایا ابھی تو میرے خدا نے مجھے اور بہت سی ترقیات کی بشارات دی ہیں جو انشاء اللہ وقت پر پوری ہوں گی۔

حق یہی ہے

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

تربیتِ اولاد

حضرت ابا جان کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک یہ بھی قابلِ ذکر خصوصیت تھی کہ اپنی اولاد کی تربیت صحیح دینی رنگ میں کرنے کی ہر آن سعی فرماتے رہے۔ بچپن سے ہی تمام بچوں کو سلسلہ کی معلومات سے واقفیت اور بنیادی مسائل سے آگاہی کا درس دیتے رہے۔ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ فرحت اختر الہ دین ابھی ۱½ سال کی تھیں کہ آپ نے انہیں کئی سوالات اور جوابات یاد کرا دئیے۔ چنانچہ ایک دلچسپ واقعہ یقیناً حضرت ابا جان کے تربیتی طریق کار پر خوب روشنی ڈالتا ہے۔ فرحت باجی کو یہ یاد کرایا کہ اللہ کہاں ہے؟ کے جواب میں وہ انگلی سے اوپر آسمان کی طرف اشارہ کرتیں اور دوسرے سوال کہ حضرت مسیح علیہ السلام کہاں ہیں؟ کے جواب میں انگلی سے زمین کی طرف اشارہ کرتیں اور یہ جواب سکھایا کہ فوت ہو گئے اور زمین میں مدفون ہیں۔

ایک دفعہ غالباً لکھنؤ میں کسی باغ میں شام کو سیر کیلئے تشریف لے گئے تو وہاں باجی نے ایک ہندو کی چوٹی معصوم طریق پر پکڑ لی۔ وہاں ایک اور ہندو جو عیسائی ہو گیا تھا سیر کے لئے آیا ہوا تھا۔ ایک دوسرے کے تعارف کے بعد حضرت ابا جان سے اس عیسائی نے گفتگو شروع کی تو اس عیسائی نے ابا جان سے سوال کیا کہ دین حق کا عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت کیا ہے تو اس پر حضرت ابا جان نے برجستہ فرمایا یہ تو میری بچی بھی بتا سکتی ہے چنانچہ باجی سے پوچھا اللہ کہاں ہے تو باجی نے انگلی سے اشارے سے جواب دیا اوپر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں کے جواب میں زمین کی طرف اشارہ کر کے کہا فوت ہو گئے اور زمین میں مدفون ہیں۔ اس پر اس عیسائی نے کہا کہ احمدی تو اپنے بچے کو پیدا ہوتے ہی وفات مسیح کا عقیدہ سکھا دیتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ۱½ سال کی بچی سے یہ جواب سن کر وہ یقیناً حیران ہو گئے۔

خاکسار پانچویں جماعت میں تھا اور میری عمر ۹، سال تھی۔ اسکول میں لڑکے خاکسار کو احمدیت کی وجہ سے کافی تنگ کرتے تھے اور حضرت بانی سلسلہ کے خلاف انتہائی مکروہ اور ہتک آمیز الفاظ استعمال کرتے تھے۔ خاکسار کو اس پر سخت غصہ آتا تھا۔ مگر حضرت ابا جان کی ہدایت یہی تھی کہ ان لوگوں کو حضور کے بارے میں لاعلمی ہے اس زمانے میں عام طور پر جماعت کی خاصی مخالفت تھی اور ۱۹۵۳ء کے فسادات ابھی ہو کر ہٹے تھے؟ انہی دنوں ایک لڑکے نے تعصب اور حقارت کی وجہ سے خاکسار کو سر پر پتھر دے مارا جسکی وجہ سے میں شدید زخمی ہوا اور سر سے خون جاری ہو گیا ابھی میں ہوش میں آیا ہی تھا کہ وہ لڑکا فرار ہو چکا تھا۔ خاکسار جب گھر واپس آیا اور پورا ماجرا حضرت ابا جان کو سنا دیا۔ اس پر حضرت ابا جان نے مسکرا کر فرمایا بیٹا یہ تو بہت خوش قسمتی ہے کہ تمہیں احمدیت کی خاطر پتھر کھانا پڑا۔ اور خاکسار کو ایک جملہ زبانی یاد کرایا جو اب تک خاکسار کو یاد ہے اور وہ یہ تھا

"میں نے ۱۳۰۰ برس کے
بعد خدائے واحد کی خاطر
ایک پتھر کھایا ہے چنانچہ
میں اس لڑکے کو معاف
کرتا ہوں"

اور خاکسار کو ہدایت فرمائی کہ یہ فقرہ یاد کر لو اور اپنے ہیڈ ماسٹر کو یہ بات کہہ دو۔ چنانچہ خاکسار نے حسبِ ہدایت یہی فقرہ دہرا دیا۔ جب میں ہیڈ ماسٹر سے ملنے گیا تھا اس وقت تک اسکول والوں نے اس لڑکے کے بارے میں فیصلہ کر لیا تھا۔

اسکی کتب ضبط کر لی تھیں اور اسکول سے اسکا نام خارج کر دیا تھا۔ مگر خاکسار کے اس جملہ پر انہوں نے اس کو معاف کر دیا۔

یہ وہ سبق تھا جو خاکسار کے انتہائی مشفق باپ (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے) نے سکھایا کہ احمدیت کی خاطر جان کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ خود بھی اسی راہ میں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر کے اپنے قول کی عملاً تصدیق فرما دی۔

اس واقعہ کے بعد حضرت ابا جان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے مزید خاکسار کو یہ ہدایت دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اُسوۂ تھا "لیا ظلم کا عفو سے انتقام"، اور اُسوۂ رسول کا دوسرا پہلو یہ ہے

"دلائل سے قائل کیا آپ نے
شریعت کو کامل کیا آپ نے"

چنانچہ آپ نے اپنے اسکول میں اب یہ بتانا ہے کہ احمدیوں کے متعلق جو مشہور کیا گیا ہے کہ وہ حضرت خاتم النبیین صلعم کو نہیں مانتے آپ نے یہ بتانا ہے کہ احمدی نہ صرف رسول اکرم صلعم کو افضل الرسل تسلیم کرتے ہیں بلکہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ کے پاکیزہ الفاظ پر مشتمل ایک تقریر سیرۃ الرسولؐ پر یاد کرنی ہے اور اپنے اسکول کے میلاد میں حصہ لے کر یہ تقریر کرنی ہے تاکہ غلط فہمیاں دور ہوں۔ چنانچہ حضرت اباجان نے ان شاندار تحریراتِ حضرت بانی احمدیت پر مشتمل ایک تقریر مرتب فرمائی اور خاکسار نے اُسے کو زبانی یاد کیا اور اسکول کے میلاد میں یہ تقریر حاضرین کے سامنے پیش کی۔ اس جلسہ کی صدارت مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب کر رہے تھے۔ خاکسار کی تقریر تمام جلسہ کی روح رواں ثابت ہوئی اور مولانا صاحب نے بے حد اسکو سراہا اور اسکول کی طرف سے خاکسار کو انعامات دیئے گئے۔

اس طور پر حضرت اباجان نے خاکسار کو دعوت الی اللہ کا ایک حسین طریق سمجھایا اور حضرت بانی سلسلہ کے اس شعر کی عملی تصویر پیش کی۔

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

اطاعت امام۔ احترامِ نظام قدرت ثانیہ۔ یقینِ محکم کی داستان

حضرت اباجان کی ایک انتہائی نمایاں خصوصیت جو کہ ہر مرد و زن کی زبان پر یکساں طور پر جاری ہے وہ یہ ہے کہ آپ کو نظام قدرت ثانیہ کا بے حد احترام تھا اور امامِ وقت سے بے پناہ محبت تھی اور آپ اطاعتِ امام کا ایک عدیم المثال نمونہ تھے۔ ہمارے خاندان کے ہر فرد کو حضرت اباجان کے یہ الفاظ جو آپ نظامِ قدرت ثانیہ کے بارے میں تمثیلاً بیان کرتے تھے آج بھی یاد ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

"بیٹا ساری برکتیں اس وقت نظام قدرتِ ثانیہ سے وابستہ ہیں۔ دیکھو جو پتے درخت سے چمٹے رہتے ہیں وہ ہرے رہتے ہیں جو درخت سے جدا ہو جاتے ہیں وہ خس و خاشاک بن جاتے ہیں"

"بیٹی وہاں کھڑی ہونا جہاں امامِ وقت کھڑا ہو"

"بچو امام ڈھال ہوتا ہے ہر وقت اس کے پیچھے رہنا چاہیئے"

"قدرت ثانیہ کا دامن تھامے رہو اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ اس کی نصیحت کرتے رہا کرو"

اس سے قبل یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ قدرت ثانیہ کے مظہرِ ثالث محترم اباجان کے بچپن کے ساتھی رہے ہیں اور اکثر اکٹھے کھیلوں میں شمولیت کرتے تھے بلکہ کئی مرتبہ اباجان کی ٹیم میں بھی شامل رہے۔ اس قربت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دوستی میں بے تکلفی بھی ہو جاتی ہے اور ہم عمر ہونے کے لحاظ سے قریبی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے مسندِ امامت پر رونق افروز کیا اس کے بعد ایسا لگا کہ یہ تمام بے تکلفیاں یک لخت سراپا احترام اور حجاب میں تبدیل ہو گئیں ایک دفعہ خاکسار کے ہمراہ ۱۹۶۶ء میں حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو حضور سے انتہائی لجاجت کے ساتھ فرمایا کہ حضور آپ کے والد بزرگوار حضرت فضل عمر کے احسانات میں سے ایک یہ احسان بھی ہے کہ جب یہ عاجز مربی بنا تو اس وقت حضور نے خاکسار کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور خاکسار کی دعوت الی اللہ کی مہمات میں کامیابی کیلئے خصوصی دعا فرمائی۔ آپ سے یہ التماس ہے کہ آپ بھی اسی طرح خاکسار کے سر پر اپنا شفقت کا ہاتھ پھیر کر ہی دعا فرما دیں آپ نے عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنا سر حضور کے آگے کر دیا۔ حضور نے سر پر اپنا شفقت سے ہاتھ پھیرا اور ساتھ ہی گلے لگا کر زیر لب دعا کی۔ اس وقت حضور انور کے بارعب چہرہ پر انتہائی پیاری مسکراہٹ کھیل رہی تھی اور حضور نے فرمایا "اللہ تعالیٰ آپ پر بے حد فضل کرے اور آپ کی دعوت الی اللہ کی سرگرمیاں قبول فرمائے"

یہ حضور کی ادعیہ ہی تھیں کہ خدا نے حضرت اباجان کی سرگرمیوں کو قبول فرما لیا۔

قدرت ثانیہ کے مظہر رابع جب امریکہ تشریف لائے تو یہاں سے بذریعہ فون رابطہ قائم کیا اور اسوقت جب حضرت اباجان حضور ایدہ اللہ سے گفتگو فرما رہے تھے آپ کی زبان لڑکھڑا رہی تھی اور خاکسار کے بچوں نے بھی اس بات کو خاص طور پر محسوس کیا۔ چنانچہ خاکسار کا بڑا لڑکا ارشد محمود کہنے لگا کہ دادا جان ایسے کیوں بات کر رہے ہیں۔ الغرض چھوٹے اور بڑے ہر مرد و زن نے یہ محسوس کیا کہ حضرت اباجان کو نظام قدرت ثانیہ سے بے حد عشق تھا اور امام وقت کا بے حد احترام۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت اباجان کی تقریر کے اختتام پر ایک شخص فرطِ محبت سے اباجان کو لپٹ گیا اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کی کوشش کرنے لگا۔ حضرت اباجان نے نہایت وقار کے ساتھ بڑی جلالی آواز میں اس سے کہا آپ پر میری تقریر کا یہ اثر ہوا ہے کہ آپ حفظِ مراتب بھی بھول گئے۔ بوسہ دینے کے لائق صرف ایک ہاتھ ہیں اور وہ امامِ وقت کے اور سب سے زیادہ دعائیں صرف ایک فرد کی مقبول ہیں اور وہ امامِ وقت ہے۔

آپ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر جائیں اور حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی درخواست دیں۔

اسی طرح ایک اور احمدی نے آپ سے ملاقات کے دوران اظہار کیا کہ اس نے کسی احمدی بزرگ کی قرأت قرآن کریم کو ریکارڈ کرنے جانا ہے تو اس کو بھی بڑے جلال سے ساتھ یہی فرمایا کہ "آپ امام وقت کا دامن پکڑیں اور یاد رکھیں کہ اس وقت ساری برکت اسی نظام سے وابستہ ہے۔ اسی کی آواز میں اثر ہے جس کو خدا نے امام بنایا ہے"

آپ یہ نصائح جو دوسروں کو فرماتے تھے صدقِ دل سے اس پر یقین رکھتے تھے۔ امام وقت کی زبانِ مبارک سے اگر کوئی بات نکل جاتی تو حضرت اباجان اسکو روزِ روشن کی طرح حقیقت سمجھ کر اسی کے مطابق دیگر فیصلہ جات فرماتے اور ایک لمحہ بھی آپ کے دل میں یہ خیال نہ گزرتا کہ شائد اس کا کوئی اور مفہوم ہو

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت فضل عمر نے آپکو ایک مکتوب میں یہ ارشاد فرمایا کہ فلاں بزرگ (خاکسار کو اس بزرگ کا نام یاد نہیں رہا) کو حج پر بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ اس زمانہ میں پاکستان کے مروّجہ طریق کے مطابق حاجیوں کا انتخاب بذریعہ قرعہ اندازی ہوتا تھا اور اس کے بعد بحری جہاز میں نشستیں ریزرو کرائی جاتی تھیں۔ وغیرہ

حضرت اباجان حضور کے ارشاد کے مطابق فوری طور پر اس بزرگ کو حج پر بھجوانے کے انتظامات کرنے لگے۔ حج آفیسر سے مل کر درخواست کی۔ اس درخواست پر اس افسر نے مسکرا کر اباجان سے کہا کہ مولانا یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے آخری جہاز جانے والا ہے تمام افراد کو قرعہ اندازی کے ذریعہ منتخب کیا جا چکا ہے اور کوئی درخواست دینے کی اجازت نہیں ہے۔ اور اگر آپ درخواست دے بھی دیں تو اس درخواست کا قطعی کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ محترم اباجان نے بے ساختہ فرمایا کہ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کا یہ آخری جہاز اس وقت تک روانہ نہ ہو گا جب تک اس میں یہ بزرگ شامل نہ ہوں گے وہ افسر یہ سمجھا کہ اباجان اسکو دھمکی دے رہے ہیں چنانچہ اس نے کہا کہ کیا آپ دھونس سے یہ کام کرانا چاہتے ہیں۔ اس پر اباجان نے فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کا مربی ہوں اور میرے امام نے یہ فرمایا ہے کہ اس شخص کے جانے کا فوری اور قطعی انتظام کریں۔ اور مجھے یہ یقین ہے کہ آپ کا جہاز جائے یا نہ جائے مگر یہ شخص ضرور حج کرے گا اور آپ اگر اس کا اہتمام کریں گے تو خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دے گا بلکہ میں دعا کروں گا اور خدا تعالیٰ آپکو اس کار خیر کی وجہ سے اپنے کام میں ترقی دے گا۔ اور میرا دل یہ کہتا ہے کہ آپ کی ترقی کا راز اس وقت اس شخص کے حج پر بھجوانے میں مضمر ہے۔

جہاز کی روانگی کا دن آگیا۔ اور اس بزرگ کے جانے کا کوئی انتظام نہیں ہوا۔ اچانک دو بجے دوپہر حج افسر کا فون آیا کہ "جہاز ۴½ بجے روانہ ہو گا اگر آپ اس شخص کو فوری طور پر لا سکتے ہیں تو لے آئیں کیونکہ آخری وقت میں ایک اور مسافر (جو کہ ان بزرگ کے ہم عمر ہیں) کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اور وہ نہیں جا سکتا۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کے امام کی بات پوری ہو جائے گی"

چنانچہ حضرت اباجان نے فوری طور پر ان بزرگ کو احمدیہ ہال سے ویسٹ وہارف کراچی پہنچانے کا انتظام کیا اور جہاز کے چلنے سے ½ گھنٹہ قبل پہنچ گئے۔

اس طور پر خدا تعالیٰ نے امام وقت کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کس طرح نامساعد حالات میں معجزانہ طور پر پورے فرمائے۔ حضرت اباجان کے یقین کی داد دیتا ہوں کہ آپ نے نہ صرف اس امر کو یقینی جانا بلکہ اس حج افسر کی ترقی کی بھی خوشخبری دے دی۔ بعد کے حالات نے یہ ثابت کر دیا کہ نہ صرف امام وقت کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں بلکہ ان کے غلاموں کی دعائیں بھی خدا تعالیٰ خوب سنتا ہے، اس حج افسر نے ۱½ سال بعد حضرت اباجان کو فون پر بتایا کہ اس کو خدا تعالیٰ نے اعلیٰ ترقی عطا کی ہے۔

—— جاری ہے ——

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت اصلاح و ارشاد

تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اسکی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں

"یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو۔ جیسا کہ پہلے (ایمان لانے والوں) کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے۔ تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اس کی مخلوق ہے۔ لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں کو اور آنکھوں کو اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۲، ۲۳)

"تعلیم القرآن"

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک موصیان کے لئے ابتدائی کام کرنے کا سوال تھا میں نے یہ کام ان کے ذمہ لگایا تھا کہ تمہارے گھر میں بڑا ہو یا چھوٹا، مرد ہو یا عورت کوئی بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کے پڑھنے کی عمر کو پہنچا ہو لیکن قرآن کریم پڑھ نہ سکتا ہو۔ یا ترجمہ جاننے کی عمر کو پہنچا ہو مگر ترجمہ نہ جانتا ہو، یا عام روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والی تفسیرِ قرآن کا انہیں علم نہ ہو۔" (الفضل ۴ فروری ۱۹۷۳ء)

نیز فرمایا۔

"دوسری ذمہ داری آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

تمام موصی صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں اس مقدس فریضہ کی انجام دہی میں بھرپور کوشش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

ہم زندہ ہیں محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر جو کچھ ملتا ہے خدا سے ملتا ہے۔

ناظر مال

بڑوں کا ادب کرنے سے شعور میں جلاء پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ جلاء ذہن کو تیز کرتی ہے

اطلاعات و اعلانات

قرار دادِ تعزیت

حدیقۃ المبشرین کے مربیان اور کارکنان نے محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کی وفات پر ایک قرار دادِ تعزیت میں گہرے غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اور پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ قرار داد میں کہا گیا ہے کہ محترم مولانا صاحب موصوف بہت محنت، خلوص اور حقیقی جذبہ کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کو انجام دیتے رہے۔ خوش خلقی۔ ملنساری۔ نرم مزاجی شفقت و رأفت جیسی اعلیٰ صفات سے متصف تھے۔ اور انتہائی کٹھن حالات اور شدید بیماری میں بھی اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں کوشاں رہے بطور سیکرٹری حدیقۃ المبشرین جملہ مربیان سے ان کا تعلق نہایت مشفقانہ تھا۔ اللہ تعالیٰ محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

اعلانِ وفات

میرے آپا جان محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات والدہ محترمہ مکرم عزیزم افتخار احمد صاحب سابق قائد ضلع گجرات مورخہ ۱۵/۴/۸۹ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ بہت سی خوبیوں سے متصف تھیں نہایت نیک پابند صوم و صلوٰۃ اور پرہیزگار خاتون تھیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

سید اکبر علی شاہ (شیخ پور)
حال: دارالفتوح ربوہ

پتہ درکار ہے

مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ محمد صدیق صاحب وصیت ۲۰۹۹۸ میرپور خاص سندھ سے وصیت کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ موصیہ ربوہ مستقل طور پر رہائش پذیر ہو چکی ہیں۔ دفتر ہذا کو موصیہ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔

★ محترمہ منظور بیگم صاحبہ بیوہ مکرم شیخ محمد علی صاحب ساکن چک ۲۴۵/E.B ضلع ساہیوال اگر کوئی شخص ان کے بارہ میں جانتا ہو یا خود پڑھیں تو دفتر نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

برائے موصیان کرام

یاد رہے کہ قوائد کے مطابق ہر پانچ سال کے بعد اپنی جائداد کی تفصیل سے دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر کوئی جائداد آپکی ہے اور کسی اور کے نام ہے تو اس سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں یا کسی کی جائداد آپ کے نام ہے تو مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ اس سے بھی آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مجلس موصیان

مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ مقامی جماعت میں وصایا کی تحریک کرتی رہیں اور غیر موصی احباب کو وصیت کے نظام میں شامل کرنے کی کوشش کرتی رہے اور رسالہ الوصیت اور ائمہ سلسلہ کے ارشادات کی طرف احباب کو توجہ دلاتی رہے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

موصیان کرام

رسالہ قوائد الوصیت تقسیم کیا جا چکا ہے موصیان کرام اپنے امیر صاحب ضلع سے حاصل کر سکتے ہیں اور مجلس موصیان کا فرض ہے کہ وہ جملہ موصیان کو وصیت کے قوائد سے باخبر رکھنے کا انتظام کرے۔ ہر موصی کا بھی فرض ہے وہ رسالہ قواعد الوصیت کو اچھی طرح پڑھے اور اس کے مطابق عمل کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 26934:۔ میں عذرا مولود زوجہ مولود احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1/9/88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بصورت طلائی زیور 5 تولہ مالیتی -/15000 روپے (2) طلائی سیٹ 4 تولہ مالیتی -/12000 روپے (3) طلائی سیٹ ایک تولہ مالیتی -/3000 روپے (4) سنگار پٹی چوڑیاں 3 تولہ مالیتی -/9000 روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عذرا مولود زوجہ مولود احمد خان ساکن گھسیٹ پورہ P/6 خاص ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر1۔ خالد مولود احمد خان وصیت 23142۔ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2۔ رحمت اللہ ساکن گھسیٹ پورہ 442 ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر 26935:۔ میں آمنہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 442/ج ب ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1/3/88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/200 روپے وصول شدہ (2) طلائی کانٹے 9 ماشے مالیتی -/2400 روپے (3) بھینس میں 1/2 حصہ کل قیمت چھ ہزار میرا حصہ تین ہزار روپے (4) ایک بھیڑ مالیتی -/800 روپے کل جائیداد سات ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے سالانہ بصورت گھریلو دستکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ آمنہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب چک 442/ج ب P/6 چونگی روڈ الوالی مڈل سکول جھنگ۔ گواہ شد نمبر1۔ نذیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2۔ محمد صدیق ولد نذیر احمد صاحب چک 442/ج ب ضلع جھنگ۔

مسل نمبر 26936:۔ میں جمیلہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 442/ج ب ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1/3/88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر -/200 روپے وصول شدہ (2) طلائی کانٹے ایک تولہ مالیتی اندازاً -/3400 روپے (3) ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/600 روپے (4) بھینس میں 1/2 حصہ کل قیمت چھ ہزار میرا حصہ -/3000 روپے (5) بھیڑ مالیتی اندازاً -/600 روپے میزان -/8000 روپے۔ اس وقت مجھے تین صد روپے سالانہ بصورت گھریلو دستکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ جمیلہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب چک 442/ج ب P/6 چونگی روڈ الوالی ضلع جھنگ گواہ شد نمبر1۔ نذیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2۔ محمد صدیق ولد نذیر احمد چک 442/ج ب ضلع جھنگ۔

مسل نمبر 26937:۔ میں چوہدری مختار احمد شمس ولد چوہدری غلام حیدر صاحب قوم وڑائچ پیشہ معلم وقف جدید عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 5/3-L ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14/12/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/540 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مختار احمد شمس معلم وقف جدید 5/3-L تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔ گواہ شد نمبر1۔ مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400۔ گواہ شد نمبر2۔ عبدالحمید خان وصیت نمبر 22543۔

مسل نمبر 26938:۔ میں فضل دین ولد رحیم بخش صاحب قوم ملک پیشہ دکانداری عمر 58 سال بیعت 1925ء ساکن محلہ رحمن پورہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8/10/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) دو احاطے برقبہ (50×25) واقع محلہ رحمن پورہ گوجرانوالہ مالیتی اندازاً -/45000 روپے (2) سرمایہ دوکان -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت دکان تو لڑکی بچوں کی طرف سے خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ فضل دین ولد رحیم بخش صاحب محلہ رحمن پورہ قذافی روڈ گرجاکھ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1۔ عبدالستار بھٹی وصیت نمبر 15671 گواہ شد نمبر2۔ محمد صدیق پسر موصی۔

مسل نمبر 26939:۔ میں ثریا بیگم زوجہ منظور احمد سندھو قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 34 بیعت پیدائشی ساکن ڈھلے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9/3/88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) طلائی زیورات 3 تولہ مالیتی -/9600 روپے (2) حق مہر -/1000 روپے (3) ایک عدد سلائی مشین -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ثریا بیگم زوجہ منظور احمد سندھو۔ گواہ شد نمبر1۔ احمد دین وصیت نمبر 14517۔ گواہ شد نمبر2۔ محمد الیسین ربانی بیت الذکر باغبانپورہ گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 26940:۔ میں نصیر احمد بدر ولد فضل کریم صاحب قوم بھٹہ پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24/9/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نصیر احمد بدر کمرہ 21 ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر1 عین الیقین وصیت نمبر 25913۔ گواہ شد نمبر2 فضل الرحمن وصیت نمبر 26113۔

کیا آپ اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کی نماز ادا کیا کریں۔ نماز کے بعد بڑے وقار کے ساتھ بیت سے باہر نکلیں اور جو کچھ خطبہ میں سنا ہو وہ اُن دوستوں کو بتائیں جنہوں نے نہ سنا ہو۔ اس طرح وہ نیکی کرنے اور نیکی پھیلانے کا باعث بنیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت اصلاح وارشاد

رمضان میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان تمہارے پاس آیا ہے وہ برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ سرکش شیاطین کو طوق پہنا دیا جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک رات ہے جس کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے جو کوئی اس کی خیر سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا (نسائی)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

صدران جماعت سیکرٹریان مال وقفِ جدید

احمدیت کی نئی صدی کا پہلا رمضان المبارک ہے اور احباب جماعت بڑے چھوٹے مرد عورتیں سبھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کی برکات اپنے دامن میں سمیٹ رہے ہوں گے۔

خاکسار آپ کو وقفِ جدید کی مالی قربانی کی برکتوں کے حصول کے لئے درخواست کرتا ہے۔ کہ احباب جماعت کو تحریک فرما دیں کہ وہ اپنا اور اپنے اہل وعیال کا چندہ وقفِ جدید سو فیصد ادا کر کے اپنے پیارے امام کی خصوصی دعائیں حاصل کریں۔

جو احباب اور جماعتیں اپنا سو فیصد چندہ وقفِ جدید ادا فرما دیں گے ان کے نام حضورِ انور کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کے لئے ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں بھجوائے جائیں گے۔

کوشش فرمائیں کہ احباب جماعت اپنا چندہ ۲۲ رمضان المبارک سے قبل ہی ادا فرما دیں اور ان کے نام ۲۲ رمضان المبارک تک مرکز میں پہنچ جاویں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

صدران جماعت سے درخواست ہے کہ ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے والے مجاہدین تحریکِ جدید کے نام ۲۵ رمضان المبارک تک دفتر ھذا کو بھجوا دیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

سچی بوٹی ٹنکچر
ہومیوپیتھک طریق پر تیار کردہ
سچی بوٹی ٹنکچر
پینے میں آسان۔ فوری اثر کیلئے قیمت فی اونس ۲۴/-
(ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کیور ٹیو میڈیسن رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز آفس ۱۷، کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر۔ ربوہ
فنی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ فون ۵۹۲
الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئرکنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔
مدت کورس ۶ ماہ
بیکار نہ رہیئے
ہنر سیکھئے

خبریں

★ مانک گنج، بنگلہ دیش میں بدھ کے روز آنے والے سمندری طوفان کے نتیجے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد کم از کم ایک ہزار اور زخمیوں کی تعداد پچیس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ ایک سو ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آنے والے اس طوفان میں جو ایک گھنٹہ جاری رہا، شدید تباہی پھیل گئی ہے۔ ہسپتالوں میں سینکڑوں زخمی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔

★ وفاقی حکومت نے براہ راست ملازمت کے لئے نئی پالیسی وضع کی ہے جس کے تحت وزراء کو اپنے محکموں میں نئے ملازم رکھنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ آسامیوں کے اشتہارات اخباروں میں شائع کئے جائیں گے اور دفتر روزگار کی وساطت سے درخواستیں دینے والے امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی۔

★ کیلیفورنیا کے فوجی اڈے پر حال ہی میں ایک کامیاب تجربہ "سٹار وار پروگرام" کے سلسلہ میں کیا گیا ہے۔ جسکا مقصد فضا میں دشمن کے ایٹمی میزائل تباہ کرنے کے لئے خلا میں خلائی اڈوں کے قیام کی پیش رفت بتایا گیا ہے۔

★ ایرانی حکومت اپنی افواج کو عمدہ تربیت دینے کے علاوہ جدید ترین اسلحے سے بھی لیس کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے نئے ہتھیاروں کی خریداری کے سلسلے میں پانچ ارب سالانہ کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ ایرانی حکومت کا جھکاؤ روس کی طرف ہے۔ چنانچہ جدید اسلحہ کے حصول کے لئے بہت سے نئے سمجھوتے کئے جا رہے ہیں۔

★ عملہ میسر نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ کے روز بھی پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی چار پروازیں منسوخ کرنا پڑیں تاہم صورت حال جلد بہتر ہونے کے امکانات ہیں۔

کم خرچ، اعلیٰ معیار کی ضمانت
فریج، ائرکنڈیشنر، واشنگ مشین اور روم کولر کی بہترین مرمت کیلئے اعتماد کے ساتھ آیئے،
یقیناً آپ اسے سب سے بڑی ورکشاپ کہیں گے۔
فریج ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

★ سیلف ہیلپ سپورٹس کنٹرول بورڈ کے آرگنائزر ندیم احمد نے کہا ہے کہ صدیوں پرانے کھیل گلی ڈنڈے کے معیار کو بلند کیا جائے اسکی سرپرستی کی جائے اور اسے ہاکی اور فٹ بال کی سطح پر لایا جائے۔

★ امریکی ٹیلی ویژن این بی سی نے انٹرنیشنل اولمپکس کمیٹی سے ۱۹۹۲ء کے بارسلونا اولمپکس کی نشریات کا معاہدہ ۴۰۱ ملین ڈالرز کے عوض کیا ہے۔ ۱۹۸۸ء کے اولمپکس کا معاہدہ ۳سو ملین ڈالرز میں ہوا تھا۔

★ کراچی میں واقع کیمیائی اشیاء بنانے والے ادارہ بیلہ کیمیکلز انڈسٹریز کے ایک انجینئر نے انکشاف کیا ہے کہ اس کارخانے میں کسی بھی مرحلے پر بھوپال کے کیمیائی کارخانے کی طرح کا سانحہ رونما ہو سکتا ہے۔ اس ادارے میں زہریلے پانی کے نکاس کا کوئی انتظام موجود نہیں۔ اور کارخانے کی تعمیر میں کئی بے قاعدگیاں کی گئی ہیں۔

★ اسرائیلی فوجیوں نے غزہ کے علاقے میں فائرنگ کر کے تین فلسطینیوں کو شہید اور ۲۰ کو شدید زخمی کر دیا ہے۔

★ پی آئی اے کے ترجمان نے بتایا ہے کہ پائلٹوں کی ہڑتال کی وجہ سے پی آئی اے کی آٹھ پروازیں منسوخ کرنا پڑیں۔

★ سلامتی کونسل میں افغانستان کی صورت حال پر بحث کسی نتیجہ کے بغیر ختم ہو گئی۔ یہ اجلاس روس اور کابل انتظامیہ کے مطالبے پر اس الزام کے تحت بلایا گیا تھا کہ افغانستان میں پاکستان اور امریکہ فوجی مداخلت کر رہے ہیں اسے روکا جائے۔

★ وفاقی حکومت نے چار شوگر ملوں سے کروڑوں روپے کی ایکسائز ڈیوٹی ری فنڈ واپس لینے کا حکم دیا ہے۔ یہ ڈیوٹی ناجائز طریقہ سے معاف کروائی گئی تھی۔